بسم اللہ الرحمن الرحیم

تحريم تسمية المدينة المنورة بيثرب

بنام

مدینہ شریف کو یثرب کہنا گناہ ہے

تحریر

ابو الامین محمد مبین عطاری مدنی (برمنگھم، انگلینڈ)

نظر ثانی

شیخ الحدیث ، شہسوار میدان تدریس، ماہر علوم عقلیہ، مولانا حافظ شفیق مدنی دامت مکارمہم (خان پور، پاکستان)

the Light of Hadith & Fatwa

مدینہ شریف کو یثرب کہنا گناہ ہے

سَعِيدُ بْنُ يَسَارٍ يَقُولُ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أُمِرْتُ بِقَرْيَةٍ تَأْكُلُ الْقُرَى، يَقُولُونَ: يَثْرِبُ، وَهِيَ الْمَدِينَةُ، تَنْفِي النَّاسَ كَمَا يَنْفِي الْكِيرُ خَبَثَ الْحَدِيدِ.

ترجمہ، حضرت سعید بن یسار رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "مجھے ایک ایسی بستی کا حکم دیا گیا ہے جو دوسری بستیوں کو کھا جائے گی، لوگ اسے یثرب کہتے ہیں، حالانکہ وہ مدینہ ہے۔ یہ (مدینہ) لوگوں کو ایسے دور کرتا ہے جیسے بھٹی لوہے کے زنگ کو دور کرتی ہے۔" (بخاری شریف باب حرم المدینۃ، جلد دوم، صفحہ نمبر662، التراث)۔

شرح حدیث۔

علامہ قسطلانی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی923ہجری) اس حدیث کی شرح کرتے ہوئے "ارشاد الساری لشرح صحیح البخاری "میں فرماتے ہیں،

وفي موطأ ابن وهب قلت لمالك: ما تأكل القرى؟ قال: تفتح القرى. وقال ابن المنير في الحاشية، قال السهيلي في التوراة يقول الله: يا طابة يا مسكينة إني سأرفع أجاجيرك على أجاجير القرى ،لأنها إذا علت عليها علوّ الغلبة أكلتها، أو يكون المراد يأكل فضلها الفضائل أي يغلب فضلها الفضائل حتى إذا قيست بفضلها تلاشت بالنسبة إليها فهو المراد بأكل.وقد جاء في مكة أنها أم القرى كما جاء في المدينة تأكل القرى، لكن المذكور للمدينة أبلغ من المذكور لمكة لأن المأمومة لا يمحى بوجودها وجود ما هي أمّ له، لكن يكون حق الأم أظهر. وأما قوله: تأكل القرى فمعناه أن الفضائل تضمحل في جنب عظيم فضلها حتى تكاد تكون عد ما، وما يضمحل له الفضائل أعظم وأفضل مما تبقى معه الفضائل.

، ترجمہ، ابن وہب رحمۃ اللہ علیہ موطاً میں فرماتے ہیں کہ میں نے عاشق مدینہ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا: بستیوں کو کھا جانے کا کیا مطلب ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: اس کا مطلب ہے کہ وہ (مدینہ) دوسرے شہروں کو فتح کرے گا۔ ابن منیر رحمۃ اللہ علیہ نے حاشیہ میں ذکر کیا ہے، امام سہیلی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ تورات میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: "یا طابہ، یا مسکینہ(مدینہ پاک کے نام)، میں تمہارے محلات کو دیگر شہروں کے محلات پر بلند کروں گا۔" کیونکہ جب یہ (مدینہ) دوسرے شہروں پر غلبہ حاصل کرے گا تو ان پر غالب آجائے گا، یا اس کا مطلب یہ ہو سکتا ہے کہ مدینہ کی فضیلت دیگر فضائل کو مٹا دے گی، یعنی مدینہ کی فضیلت اتنی عظیم ہوگی کہ جب اس کے ساتھ دیگر فضائل کا موازنہ کیا جائے گا تو وہ مدینہ کے مقابلے میں مٹ جائیں گے، اوریہی اس کے "تاکل" سے مراد ہے۔ اور مکہ شریف کے بارے میں آیا ہے کہ وہ "ام

القری"(شہروں کی ماں) ہے، جس طرح مدینہ کے بارے میں آیا ہے کہ وہ "تاکل القری" (شہروں کو کھا جاتا ہے)، لیکن مدینہ کے لیے جو ذکر کیا گیا ہے وہ مکہ کے ذکر سے زیادہ بلند ہے کیونکہ جو چیز ماں ہوتی ہے، وہ اپنے موجود ہونے سے اس چیز کا وجود ختم نہیں کرتی جس کی وہ ماں ہے، بلکہ اس ماں کا حق ظاہر ہوتا ہے۔ اور "تاکل القری" کا مطلب یہ ہے کہ مدینہ کی فضیلت کے مقابلے میں دیگر فضائل مٹ جاتے ہیں حتیٰ کہ وہ کچھ نہیں رہتے، اور جس چیز کے سامنے فضائل مٹ جائیں، وہ سب سے عظیم اور افضل ہے۔(ارشاد الساری، جلد3، صفحہ نمبر331، التراث)۔

علامہ بدر الدین عینی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی 855ہجری)حدیث پاک کے اس حصہ "لوگ اس کو یثرب کہتے ہیں حالانکہ وہ مدینہ ہے "کی شرح میں فرماتے ہیں،

"أَرَادَ أَن بعض الْمُنَافِقين يَقُولُونَ للمدينة: يثرب، يَعْنِي يسمونها بِهَذَا الإسم، وَاسْمهَا الَّذِي يَلِيق بهَا: الْمَدِينَة، وَقد كره بَعضهم من هَذَا تَسْمِيَة الْمَدِينَة يثرب، وَقَالُوا: مَا وَقع فِي الْقُرْآن إِنَّمَا هُوَ حِكَايَة عَن قَول غير الْمُؤمنِينَ، (أمرت بقرية)، أَي: أمرت بِالْهِجْرَةِ إِلَيْهَا وَالنُّزُول بهَا، فَإِن كَانَ قَالَ ذَلِك بِمَكَّة فَهُوَ بِالْهِجْرَةِ إِلَيْهَا، وَإِن كَانَ قَالَه بِالْمَدِينَةِ فبسكناها

ترجمہ، بعض منافقین مدینہ کو "یثرب" کہتے تھے، یعنی وہ اس شہر کو اس(یثرب) نام سے پکارتے تھے، جبکہ اس کا صحیح اور موزوں نام "المدینہ" ہے۔ بعض علماء کرام نے مدینہ کو "یثرب" کہنے کو ناپسند کیا ہے اور فرمایا ہے کہ قرآن میں جو "یثرب" کا ذکر آیا ہے، وہ غیر مؤمنین کے قول کو بطور حکایت بیان کرنے کیلئے ہے اور حدیث پاک کے ان الفاظ "''مجھے ایک بستی کا حکم دیا گیا ہے''کا مطلب ہے " اس بستی کی طرف ہجرت کرنے اور وہاں قیام کرنے کا حکم دیا گیا ہے"۔ اگر یہ بات مکہ میں کہی گئی ہو تو اس سے مراد اس بستی کی طرف ہجرت کرنا ہے، اور اگر یہ مدینہ میں کہی گئی ہو تو اس سے مراد وہاں رہائش اختیار کرنا ہے۔"(عمدۃ القاری شرح صحیح البخاری، جلد10، صفحہ نمبر235 التراث)۔

امام اھلسنت امام احمد رضا خان علیہ الرحمۃ المنان (متوفی 1340 ہجری) فتاوی رضویہ میں فرماتے ہیں،

مدینہ طیبہ کو یثرب کہنا نا جائز و ممنوع و گناہ ہے اور کہنے والا گنہگار ۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ و الہ وسلم فرماتے ہیں: جو مدینہ کو یثرب کہے اُس پر توبہ واجب ہے، مدینہ طابہ ہے مدینہ طابہ ہے۔ علامہ مناوی تیسیر شرح جامع صغیر میں فرماتے ہیں: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مدینہ طیبہ کا یثرب نام رکھنا حرام ہے کہ یثرب کہنے سے توبہ کا حکم فرمایا اور توبہ گناہ ہی سے ہوتی ہے۔ حضرت علامہ شیخ عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ ، اشعۃ اللمعات شرح مشکوۃ میں فرماتے ہیں آنحضرت صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم نے وہاں لوگوں کے رہنے سہنے اور جمع ہونے اور اس شہر

سے محبت کی وجہ سے اس کا نام مدینہ رکھا اور آپ صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم نے اسے یثرب کہنے سے منع فرمایا اس لئے کہ یہ زمانہ جاہلیت کا نام ہے یا اس لئے کہ یہ" ثَربٌ " سے بنا ہے جس کے معنی ہلاکت اور فساد ہے اور تثرِیبٌ بمعنی سرزنش اور ملامت ہے یا اس وجہ سے کہ یثرِب کسی بت یا کسی جابر و سرکش بندے کا نام تھا۔ امام بخاری علیہ الرحمۃ اللہ الباری اپنی تاریخ میں ایک حدیث لائے ہیں کہ جو کوئی ایک مرتبہ یَثرِب" کہہ دے تو اسے (کفارے میں) دس مرتبہ مدینہ" کہنا چاہئے۔ قرآنِ مجید میں جو "یَاَھلَ یَثرِبَ" (یعنی اے یثرب والو!) آیا ہے۔ وہ دراصل منافقین کا قول (یعنی کہی ہوئی بات) ہے کہ یَثرِب کہہ کر وہ مدینۃ المنورہ کی توہین کا ارادہ رکھتے تھے۔ ایک دوسری روایت میں ہے کہ یثرب کہنے والا اللہ تعالی سے استغفار (یعنی توبہ) کرے اور معافی مانگے۔ اور بعض نے فرمایا ہے کہ مدینۃ المنورۃ (زادھا اللہ شرفا وتعظیما) کو جو یثرب کہے اُس کو سزا دینی چاہیئے۔ حیرت کی بات ہے کہ بعض بڑے لوگوں کی زبان سے اشعار میں لفظ "یثرب صادر ہوا ہے اور اللہ تعالٰی خوب جانتا ہے اور عظمت و شان والے کا علم بالکل پختہ اور ہر طرح سے مکمل ہے۔(فتاوی رضویہ، جلد 21 صفحہ نمبر 116/119، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

نوٹ۔

مدینۃ المنوّرہ (زادھا اللہ شرفا وتعظیما) کے عُلَمائے کرام رحمھم اللہ السلام نے کم وبیش 100 نام لکھے ہیں اور دنیا کے کسی بھی شہر کے اتنے نام نہیں۔ حُصولِ برکت کیلئے یہاں صِرف 12 مبارک نام پیش کئے جاتے ہیں: ﴿1﴾ مدینہ (۲) مدینۃ الرَّسُول (۳) طیبہ (٤) دار الابرار (٥) طابہ (٦) مبارکہ (٧) ناجیہ (٨) عاصمہ (٩) شافیہ (١٠) حسنہ (١١) جزیرۃ العرب (١٢) سیدۃ البلدان۔(عاشقان رسول کی 130 حکایات، صفحہ نمبر 249، مکتبۃ المدینہ)

شارح بخاری مفتی شریف الحق امجدی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی 1421ہجری) حدیث پاک کے حصے "مدینہ لوگوں کو ایسے دور کرتا ہے جیسے بھٹی لوہے کے زنگ کو دور کرتی ہے" کے تحت فرماتے ہیں،

اس سے مرادیہ ہے کہ مدینہ کفار، منافقین، فتنہ ور افراد کو باہر کردیتا ہے یہ خصوصیت حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ مبارک تک تھی جیسے عکل وعرینہ کو نکالا اور یہودیوں کو نکالا۔(نزھۃ القاری، جلد سوم، صفحہ نمبر 265 پبلشرز فرید بک سٹال، لاہور)

اس حدیث وشرح سے مندرجہ ذیل باتیں معلوم ہوئیں۔

1. اس حدیث اور اس کی تشریح سے ہمیں مدینہ کی عظمت اور اس کے احترام کا سبق ملتا ہے۔ ہمیں مدینہ کو اس کے عظیم اور موزوں ناموں سے پکارنا چاہیئے اور اس کی عظمت کا اعتراف کرنا چاہیئے۔
2. اس سے پتہ چلا کہ کسی بھی برے نام کو تبدیل کردینا چاہیئے جس طرح آقا علیہ السلام نے یثرب سے مدینہ نام رکھا۔
3. مدینہ کی خصوصیت کہ وہ فتنہ پرور افراد کو باہر نکالتا ہے، ہمیں یہ سبق دیتی ہے کہ حق ہمیشہ باطل پر غالب آتا ہے، اور پاکیزگی اور ایمان کو فتنہ اور نفاق سے محفوظ رکھنا چاہیئے۔
4. اس سے پتہ چلا کہ بعض مقامات کو اللہ تعالیٰ نے خصوصی فضیلت عطا فرمائی ہے۔ ہمیں ان مقامات کا احترام اور تعظیم کرنا چاہیئے۔
5. مدینہ کی اسلامی تاریخ کو سمجھنا اور اس سے سبق حاصل کرنا ہمارے لئے ضروری ہے تاکہ ہم اپنے ایمان کو مضبوط بنا سکیں اور اسلامی تعلیمات پر عمل پیرا ہو سکیں۔
6. اس حدیث سے ہمیں الفاظ کے انتخاب میں احتیاط کا سبق ملتا ہے۔ نبی کریم ﷺ کے پسندیدہ اور ناپسندیدہ الفاظ کو سمجھنا اور انہیں اپنی زندگی میں اپنانا ہماری ذمہ داری ہے۔
7. مدینہ کی پاکیزگی اور اس کی حفاظت کے لئے دعائیں اور اس شہر کی تعظیم کا اہتمام کرنا چاہیئے، کیونکہ یہ اسلامی روح کا مرکز ہے۔
8. مدینہ سے محبت کرنا اور اس کی حرمت کو برقرار رکھنا ہمارے ایمان کا حصہ ہے۔ ہمیں اپنے دلوں میں مدینہ کی محبت کو بسانا چاہیئے اور اس کی عظمت کو ہمیشہ یاد رکھنا چاہیئے۔
9. مدینہ کو "یثرب" کہنا ناجائز وگناہ اور منافقین کا طریقہ ہے، کیونکہ یثرب کا معنی، مدینہ شریف کے لئے موزوں نہیں۔

10. مدینہ نہ صرف ایک روحانی مرکز ہے بلکہ جغرافیائی طور پر بھی اہمیت رکھتا ہے۔ اس کی مرکزی حیثیت نے اسے اسلامی فتوحات کا ایک اہم مرکز بنایا، جہاں سے دیگر علاقوں کو فتح کیا گیا۔

11. مدینہ نے اپنی تاریخ میں کئی بار ایسے فتنوں کا سامنا کیا ہے، جہاں سے منافقین اور دشمنانِ اسلام کو نکالا گیا۔ یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ یہ شہر ہمیشہ سے حق کا محافظ رہا ہے۔

12. مدینہ کا اثر و رسوخ اور ترقی دوسرے شہروں پر غالب آجائے گا۔ اس سے سبق ملتا ہے کہ اسلام کے مراکز کو ترقی دینے اور انہیں مضبوط بنانے کی کوششیں جاری رکھنی چاہئیں۔

13. مدینہ کی عظمت کو تسلیم کرتے ہوئے ہمیں اپنی اسلامی ثقافت اور ورثے کو محفوظ رکھنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ اس کے لئے ضروری ہے کہ ہم اپنی نسلوں کو اسلامی تاریخ اور مدینہ کی اہمیت سے آگاہ کریں۔

14. مدینہ کو جس طرح فتنہ سے پاک رکھا گیا، اسی طرح ہمیں بھی اجتماعی طور پر اپنے معاشروں کو پاکیزہ اور فتنہ سے محفوظ رکھنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ یہ اجتماعی برکتوں کے حصول کے لئے ایک ضروری اقدام ہے۔

15. اس حدیث سے بعض علماء یہ استدلال کرتے ہیں کہ مدینہ شریف مکہ شریف سے افضل ہے۔

تمت بالخیر

———◈☆◈

مزید احادیث وشرح، فتاوی، آرٹیکل پڑھنے اور اسلامک ویڈیوز کے لئے سوشل میڈیا اکاونٹس فالو کرنے کیلئے نیچے دیئے گئے لنک پر کلک کریں۔

فیس بک پیج لنک۔

نور حدیث وفتوی

ٹک ٹاک لنک ۔

Mobeen Attari Madani

انسٹاگرام لنک۔

Mobeen Attari Madani

❄❄❄❄❄❄❄❄❄❄❄